گذشتہ بادہ پرستوں کی یادگار ہوں میں
پیام عیش و مسرّت ہمیں سناتا ہے !
ہلالِ عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے !

شورش کاشمیری

عیدی

میں اپنے دوستوں کو عید پر بھیجوں تو کیا بھیجوں
خدا توفیق دے تو ہدیۂ مہر و وفا بھیجوں

لڑکپن کی رسیلی داستانوں کے لبادے میں
حدیثِ شوق ، نقدِ آرزو، آہِ رسا بھیجوں

جوانی کے شگفتہ ولولوں کا تذکرہ لکھ کر
طبیعت کا تقاضا ہے دلِ درد آشنا بھیجوں

وہ راضی ہو تو اپنی عمر کے اس دورِ آخر میں
بیانِ شوق لکھوں داستانِ ابتلا بھیجوں

''قلم قتلے'' ادیبِ شہر ہونے کی رعایت سے
غزل کے ریشمیں لہجہ میں نظمِ دل کشا بھیجوں

کوئی نظمِ شگفتہ حضرتِ احسان دانش کی
رشید احمد☆ کے اسلوب دل آرا کی ادا بھیجوں

خیال آتا ہے ''اس بازار'' کی نیلام گاہوں میں
کسی طوفان کے انداز میں قہرِ خدا بھیجوں

برہنہ کسبیوں کو عید کے ہنگامِ عشرت میں
فقیہوں کی قبائیں پھاڑ کر بندِ قبا بھیجوں

تماشا ہائے عصمت اور عالمگیر کی مسجد
خدا کے نام بھی ایک محضرِ آہ و بکا بھیجوں

مری عیدی مذاقِ عام سے ہو مختلف شورش
رفیقانِ قلم کو ڈٹ کے لڑنے کی دعا بھیجوں

☆رشید احمد صدیقی